17

نوجوان اس رنگ میں سلسلہ کی خدمت کریں کہ اسلامی لٹریچر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو سکے

(فرمودہ 22 جولائی 1955ء بمقام مسجد لندن)

تشہّد، تعوّذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

"اگرچہ یہاں پر اکثر دوست اردو سمجھنے والے ہیں اس لئے میں خطبہ تو اردو میں دوں گا مگر انگریزی بولنے والوں کے لئے میں نے عزیزم خلیل احمد ناصر کو کہا ہے کہ وہ بعد میں اختصار کے ساتھ انگریزی میں ترجمہ کر دیں۔ مجھے ساڑھے تین بجے ڈاکٹر کے پاس پہنچنا ہے اس لئے میں اِس وقت مختصراً نوجوانوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

عید کی تقریب قریب آ رہی ہے۔ ایسے موقع پر تمام نوجوانوں کو بالعموم اور طالب علموں اور اُن مبلغین کو جو اَب یہاں مقیم ہوں گے بالخصوص توجہ کرنی چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو خدمت کے لیے پیش کریں۔ مرکز میں سالانہ جلسہ کے موقع پر قریباً پچاس ہزار مہمان ہر سال آتے ہیں جن کے لیے مرکز میں رہنے والے احباب سارا انتظام کرتے ہیں۔ یہاں پر ایسے موقع پر نہ تو اتنے آدمی ہوں گے اور نہ ہی اتنا کام۔ کوئی وجہ نہیں کہ اگر یہاں پر رہنے والے نوجوانوں کے ماں باپ جو قربانی

کرتے ہیں وہ یہ نہ کرسکیں۔ وہ تو کماتے ہیں اوراس میں سے مہمانوں کے لئے بھی خرچ کرتے ہیں اور یہاں کے نوجوانوں کو جو بالعموم طالب علم ہیں اور جو اپنے اخراجات اکثر اپنے ماں باپ سے ہی لیتے ہیں کوئی وجہ نہیں کہ جب کمانے والے یہ قربانی کر سکتے ہیں تو ان کے بچے ویسی ہی قربانی یہاں نہ کریں۔نوجوانوں کو چاہیے کہ اس موقع پر اِس رنگ میں خدمت کریں کہ سلسلہ کے لٹریچر کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو۔ پھر کھانا کھلانے میں ہرطرح کی مدد کریں۔آج کل کے کام کی ترقی کا اصول یہ ہے کہ کام کے ساتھ چہرے پر مسکراہٹ رہے اورادب واحترام کے ساتھ ہر طرح کی خدمت کی جائے۔اوراگرکسی کوکوئی تکلیف ہوتو اُس پرمناسب معذرت کی جائے۔

لٹریچر کی اشاعت کے علاوہ عید فنڈ کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیے۔لندن میں اگر چندہ باقاعدہ طور پرجمع ہوتو تقریباً سو پونڈ ماہوار آسانی سے جمع ہوسکتا ہے۔مگر یہ کام تبھی ہوسکتا ہے جب سب مل کرکام کریں۔ مجھے یاد ہے کہ کشمیر میں جب کشتی کوجھیل سے دریا میں منتقل کیا جاتا ہےتو پانی کی سطح دوسری طرف اونچی ہونے کی وجہ سے غیرمعمولی طور پرزورلگانا پڑتا ہے۔ایسے موقع پر کشتی کے سارے مردمل کر "لَا اِلٰـہَ یا لِلّٰـہِ" کانعرہ لگاتے ہیں اوروہ مل کرکشتی کوکھینچتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ جب کشتی اِس طرح سے کھنچ نہ سکے تو سب مل کر "**یا شیخ حمدان**" کانعرہ لگاتے ہیں۔اوراگراس پربھی نہ کھنچ سکےتو سب مل کر "**یا پیر دستگیر**" کانعرہ لگاتے ہیں۔ چونکہ اُن لوگوں میں خدا کی نسبت ''**پیر دستگیر**'' کے لیے زیادہ جذباتی تعظیم ہوتی ہےاس لئے اس نعرہ کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ نہ صرف مرد بلکہ تمام عورتیں اور بچے بھی کشتی کو دھکیلنا شروع کردیتے ہیں اور کشتی پار ہوجاتی ہے۔پس اگر یہاں بھی سب مل کرکام کریں تو انشاءاللہ خوشگوار نتائج نکلیں گے۔''

(الفضل 23/اگست 1955ء)